السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

جادو اور نظر کی حقیقت کیا ہے؟ نیز کیا جادو ہوجاتا ہے اور نظر لگ جاتی ہے؟

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

جادو اور نظر کی تعریف و حقیقت قرآن وسنت سے مجھے معلوم نہیں۔ البتہ جادو ہوجاتا ہے اور نظر لگ جاتی ہے۔ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

فَيَتَعَلَّمُونَ مِنْهُمَا مَا يُفَرِّقُونَ بِهِ بَيْنَ الْمَرْءِ وَزَوْجِهِ ۚ وَمَا هُم بِضَارِّينَ بِهِ مِنْ أَحَدٍ إِلَّا بِإِذْنِ اللَّهِ ۚ وَيَتَعَلَّمُونَ مَا يَضُرُّهُمْ وَلَا يَنفَعُهُمْ (البقرة)

''پھر لوگ ان سے وہ سیکھتے، جس سے خاوند و بیوی میں جدائی ڈال دیں اور دراصل وہ بغیر اللہ تعالیٰ کی مرضی کے کسی کو کوئی نقصان نہیں پہنچا سکتے۔ یہ لوگ وہ سیکھتے ہیں جو انہیں نقصان پہنچائے اور نفع نہ پہنچا سکے۔''

نیز اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

سَحَرُوا أَعْيُنَ النَّاسِ وَاسْتَرْهَبُوهُمْ (١١٦) (الاعراف)

''انہوں نے لوگوں کی نظر پر جادو کیا اور ان پر ہیبت غالب کردی۔''

پھر اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

يُخَيَّلُ إِلَيْهِ مِن سِحْرِهِمْ أَنَّهَا تَسْعَىٰ (٦٦) (طہ)

''موسیٰ کو یہ خیال گزرنے لگا کہ ان کی رسیاں اور لکڑیاں ان کے جادو کے زور سے دوڑ بھاگ رہی ہیں۔''

لبید بن اعصم نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر جادو کیا جس کا کچھ نہ کچھ اثر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر ہوگیا۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اللہ تعالیٰ سے دعا فرمائی۔ اللہ تعالیٰ نے جادو کا اثر زائل فرما دیا۔ اس واقعہ کی تفصیل صحیح بخاری میں دیکھ سکتے ہیں۔

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے انہوں نے فرمایا کہ: ''جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر جادو کیا گیا تو آپ کی یہ حالت تھی کہ آپ خیال کرتے کہ میں یہ کام کرسکتا ہوں، لیکن کر نہیں سکتے تھے۔ پھر آپ نے ایک دن خوب دعا فرمائی۔

اس کے بعد مجھ سے فرمایا: ''اے عائشہ! کیا تمہیں معلوم ہے کہ اللہ تعالیٰ نے آج مجھے ایسی چیز بتائی ہے جس میں میری شفاء ہے، یعنی میرے پاس دو آدمی آئے، ان میں سے ایک نے دوسرے سے کہا اس شخص کو کیا مرض ہے؟ دوسرے نے جواب دیا اس پر جادو کیا گیا ہے۔ اس نے کہا اس پر کس نے جادو کیا ہے؟ دوسرے نے کہا: لبید بن اعصم یہودی نے۔ اس نے کہا: کس چیز میں کیا ہے؟ دوسرے نے جواب دیا کہ: کنگھی میں۔ آپ کے موئے مبارک اور نر کھجور کے خوشہ کے پوست میں۔ اس نے کہا یہ کہاں رکھا ہے؟ دوسرے نے جواب دیا۔ زروان نامی کنویں میں ہے۔'' اس کے بعد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کنویں کے پاس تشریف لے گئے اور واپس آکر آپ نے عائشہ رضی اللہ عنہا سے فرمایا: ''وہاں کی کھجوریں شیاطین کے سر کی مانند ہیں۔'' عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ میں نے کہا آپ نے اس کو نکلوایا فرمایا: نہیں۔ اللہ نے مجھے شفا دے دی ہے اور مجھے اندیشہ ہے کہ اس سے لوگوں میں فساد پھیلے گا۔ اس کے بعد وہ کنواں بند کردیا گیا۔'' ()

رہی نظر تو اس کے متعلق رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا فرمان ہے: «اَلْعَيْنُ حَقٌّ» نظر حق ہے۔

فتاویٰ علمائے حدیث